Misconception: Religion and science/reason/knowledge are not compatible

غلط فہمی : مذہب اور سائنس \ منطقی سوچ \ فہم سے موافقت نہیں رکھتے۔

پس منظر : عام طور پر ایسا سوچا جاتا ہے، کہ اسلام سمیت ، مذہب عالمگیر ہے، عام طور پر اس کا سائنس \ منطقی سوچ \ علم سے کوئی موازنہ نہیں۔

قرآن نے بارہا علم حاصل کرنے ، معلومات کی تصدیق، منطقی/ سوچ، شواہد، گفت و شنید، غوروفکر، عقل، حیاتیات کے مطالعہ \ تخلیق \ آثار قدیمہ \ سائنس کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔

قرآن واضح طور پر کائنات میں موجود سچائی کی علامات کو بیان کر کے ان کی حوصلہ افزائی کرتا ہے پس یقینی طور پر اس میں سب کچھ پڑھنے کے قابل ہے:

" ابھی ہم انھیں دکھائیں گے اپنی آیتیں دنیا بھر میں اور خود ان کے آپے میں یہاں تک کہ ان پر کھل جائے، کہ بے شک وہ حق ہے۔ کیا تمھارئے رب کا ہر چیز پر گواہ ہونا کافی نہیں؟" [41 : 53]

" تم فرماؤ زمین میں سفر کر کے دیکھو اللہ کیونکر پہلے بناتا ہے، پھر اللہ دوسری اٹھان اٹھاتا ہے؛ بے شک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔" [29 : 20]

" تم سے پہلے کچھ طریقے برتاؤ میں آ چکے ہیں ۔ تو، زمین میں چل کر دیکھو کیسا انجام ہوا جھٹلانے والوں کا۔" [3 : 137]

" بےشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش ، اور رات اور دن کی باہم بدلیوں میں، نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لیے ۔

جو اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑئے، اور بیٹھے، اور کروٹ پر لیٹے، اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں : " ائے رب ہمارئے تو نے یہ بیکار نہ بنایا ---- "

[3 : 190 - 191]

منطقی سوچ \ استدلال کی حوصلہ افزائی کرتا ہے:

" اور اسطرح ہم ابراہیم کو دکھاتے ہیں ساری بادشاہی آسمانوں اور زمین کی، اور اس لیے کہ وہ عین الیقین والوں میں سے ہو جائے۔ پھر جب ان پر رات کا اندھیرا آیا، ایک تارا دیکھا، بولے : "اسے میرا رب ٹھراتے ہو۔" پھر جب وہ ڈوب گیا، بولے : "مجھے خوش نہیں آتے ڈوبنے والے۔" پھر جب چاند چمکتا دیکھا،بولے: "اسے میرا رب بتاتے ہو۔" پھر جب وہ ڈوب گیا۔ کہا: "اگر مجھے میرا رب ہدایت نہ کرتا، تو میں بھی انھیں گمراہوں میں ہوتا!" پھر جب سورج جگمگاتا دیکھا، بولے : "اسے میرا رب کہتے ہو، یہ تو ان سب سے بڑا ہے،" پھر جب وہ ڈوب گیا، کہا: "ائے قوم میں بیزار ہوں، ان چیزوں سے جنھیں تم شریک ٹھراتے ہو۔" [6 : 75 – 78]

" اور مجھے اللہ کی قسم ہے، میں تمھارئے بتوں کا برا چاہو گا بعد اس کے کہ تم پھر جاؤ پیٹھ دئے کر۔"

تو ان سب کو چورا کر دیا مگر ایک کو جو ان سب کا بڑا تھا کہ شائد وہ اس سے کچھ پوچھیں۔

بولے : "کس نے ہمارئے خداؤں کے ساتھ یہ کام کیا؟ بےشک وہ ظالم ہے۔"

ان میں سے کچھ بولے : "ہم نے ایک جوان کو انھیں برا کہتے سنا۔ جسے ابراہیم کہتے ہیں ۔"

بولے : "تو اسے لوگوں کے سامنے لاؤ شاید وہ گواہی دیں۔"

بولے: " کیا تم نے ہمارئے خداؤں کے ساتھ یہ کام کیا ائے ابراہیم؟"

فرمایا: "بلکہ ان کے اس بڑئے نے کیا ہو گا، تو ان سے پوچھو، اگر بولتے ہوں!"

تو اپنے جی کی طرف پلٹے: "اور بولے بےشک تم ہی ستم گار ہو!"

پھر اپنے سروں کے بل اوندھائے گئے: "کہ تم تمھیں خوب معلوم ہے یہ بولتے نہیں!"

کہا: "تو کیا اللہ کے سوا ایسے کو پوجتے ہو جو نہ تمھیں نفع دئے اور نہ نقصان پہنچائے؟"

" تف ہے تم پر اور بتوں پر جن کو اللہ کے سوا پوجتے ہو! تو کیا تمھیں عقل نہیں؟"

[67 - 57 : 21]

" اور ہمارئے لیے کہاوت کہتا ہے،اور اپنی پیدائش بھول گیا! بولا: ایسا کون ہے کہ ہڈیوں کو زندہ کرئے جب وہ بالکل گل گئیں؟"

تم فرماؤ،" انھیں وہ زندہ کرئے گا جس نے پہلی بار انھیں بنایا۔ اور اسے ہر پیدائش کا علم ہے۔ [36 : 78 – 79]

" اگر آسمان و زمین میں اللہ کے سوا اور خدا ہوتے تو ضرور وہ تباہ ہو جاتے---

[22: 21]

" اللہ نے کوئی بچہ اختیار نہ کیا، اور نہ اس کے ساتھ کوئی دوسرا خدا۔ یوں ہوتا، تو ہر خدا اپنی مخلوق لے جاتا۔اور ضرور ایک دوسرئے پر اپنی تعلی چاہتا۔ پاکی ہے اللہ کو ان باتوں سے جو یہ بناتے ہیں!" [23 :91]

" ائے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تھا اسے جو ابراہیم سے جھگڑا اس کے رب کے بارئے میں، اس پر اللہ کہ نے اسے بادشاہی دی؟ جبکہ ابراہیم نے کہا: "کہ میرا رب وہ ہے کہ جلاتا اور مارتا ہے" بولا :"میں جلاتا مارتا ہوں۔" ابراہیم نے فرمایا:" تو اللہ سورج کو لاتا ہے پورب (مشرق) سے، تو اس کو پچھم (مغرب) سے لے آ۔" تو ہوش اڑ گئے! کافر کے اور اللہ راہ نہیں دکھاتا ظالموں کو ۔" [2 : 258]

یوسف کی کہانی ، جب ان پر ایک خاتون پر دست درازی کا الزام عائد کیا گیا تھا جب واقعی ہی اردگرد دوسرئے طریقے تھے ، اور اس کو استدلال کے ذریعے ثبوت کے ساتھ ثابت کیا گیا تھا:

کہا اس نے : " مجہ کو لبھایا کہ میں اپنی حفاظت نہ کروں"، اور عورت کے گھر والوں میں سے ایک گواہ نے گواہی دی: "اگر ان کا کرتا آگے سے چرا ہے، تو عورت سچی ہے،اور انھوں غلط کہا۔" اور اگر ان کا کرتا پیچھے سے چاک ہوا،(مثال کے طور پر ، انھوں نے اس سے دور ہونے کی کوشش کی)، تو عورت جھوٹی ہے،اور یہ سچے۔"

[12 : 26 – 27]

جیسے کہ یہ قرآن میں بہت عام ہے، یہ ہمیں سوچ و بچار کرنے کے لیے اس زندگی کی مثالیں دیتا ہے:

---- اور تو زمین کو دیکھے مرجھائی ہوئی، اور پھر جب ہم نے اس پر پانی اتارا تروتازہ ہوئی ،اور ابھر آئی اور ہر رونق دار جوڑا اگا لائی۔ یہ اس لئے ہے کہ اللہ ہی حق ہے ،اور یہ کہ وہ مردئے جلائے گا، اور یہ کہ وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ [22 : 5-6]

اور جب ابراہیم نے عرض کی : " ائے رب میرئے، مجھے دیکھا دئے تو کیونکر مردئے جلائے گا ۔" فرمایا، " کیا تجھے یقین نہیں؟" عرض کی : " یقین کیوں نہیں، مگر یہ چاہتا ہوں کہ میرئے دل کو قرار آ جائے۔ فرمایا : تو اچھا چار پرندئے لے کر، اپنے ساتھ ہلا لے؛ پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر رکھ دئے[اس کے اردگرد]؛ پھر انھیں بلا :وہ تیرئے پاس چلے آئیں گے پاؤں سے دوڑتے۔ اور جان رکھ اللہ غالب، حکمت والا ہے۔"

[2 :260]

آنکھ بند کر کے آباؤاجداد \ ثقافت \ روایت کی پیروی کومسترد کرتا ہے:

" اور جب کوئی بے حیائی کریں، تو کہتے ہیں: "ہم نے اس پر اپنے باپ دادا کو پایا ،اور اللہ نے ہمیں اس کا حکم دیا۔" تو فرماؤ: "بےشک اللہ بےحیائی کا حکم نہیں دیتا! کیا اللہ پر وہ بات لگاتے ہو جس کی تمھیں خبر نہیں؟" [7 :28]

" اور جب ان سے کہا جائے،" اللہ کے اتارئے پر چلو،" تو کہیں، " بلکہ ہم تو اس پر چلیں گے جس پر اپنے باپ دادا کو پایا!" کیا اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ عقل رکھتے ہوں نہ ہدایت؟ اور کافروں کی کہاوت اس کی سی ہے جو پکارئے ایسے کو کہ خالی چیخ و پکار؛ کے سوا کچھ نہ سنے، بہرئے، گونگے، اندھے: تو انھیں سمجھ نہیں۔ "

[2 : 170- 171]

" اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں؛ بےشک کان، اور آنکھ اوردل، اور ان سب سے، سوال ہونا ہے۔" [17 :36]

گروپ مباحثوں کی اجازت دیتا ہے۔

" جو کان لگا کر بات سنیں، پھر اس کے بہترپرچلیں؛ یہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت فرمائی، اور یہ ہیں ان کو عقل ہے۔" [39 :18]

----- اور کاموں میں ان سے مشورہ لو ----- [3 : 159]

" ائے ایمان والو، جب تم سے کہا جائے، مجلسوں میں جگہ دو،تو اللہ تمھیں جگہ دئے گا، اور جب کہا جائے: تو اٹھ کھڑئے ہو، تو اٹھ کھڑئے ہو۔ اللہ تمھارئے ایمان والوں کے، اور ان کے جن کو علم دیا گیا، درجے بلند فرمائے گا؛اور اللہ کو تمھارئے کاموں کی خبر ہے۔" [58 : 11]

" اور جنھوں نے اپنے رب کا حکم مانا، اور نماز قائم رکھی، اور ان کا کام ان کے آپس کے مشورئے سے ہے، اور ہمارئے دیے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں۔"

[42 : 38]

عقل کے استعمال\ سوچ و بچار \ استدلال کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

" بے شک، تمام جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو بہرئے گونگے ہیں جن کو عقل نہیں۔" [8 :22]

" اور کہیں گے: اگر ہم سنتے یا سمجھتے، تو دوزخ والوں میں نہ ہوتے۔" [67 : 10]

---- تو تم نصیحت سناؤ، کہ کہیں وہ دھیان کریں ۔ [7 : 176]

--- ہم یونہی آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں غور کرنے والوں کے لیے۔ [10 :24]

" روشن دلیلیں اور کتابیں لے کر ۔ اور ائے محبوب ہم نے تمھاری طرف سے یہ یادگار اتاری کہ تم لوگوں سے بیان کردو جو ان کی طرف اترا اور، کہیں وہ دھیان کریں۔"

[16 : 44]

" کیا انھوں نے اپنے جی میں نہ سوچا؟ کہ اللہ نے پیدا نہ کیے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے مگر حق اور ایک مقرر معیاد سے۔ اور بےشک بہت سے لوگ اپنے رب سے ملنے کا انکار رکھتے ہیں۔" [30 : 8]

" اور تمھارئے لیے کام میں لگائے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں؛ اپنے حکم سے۔ بےشک اس میں نشانیاں ہیں سوچنے والوں کے لیے۔" [45 : 13]

---- تم فرماؤ : " کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان؟" نصیحت تو وہ ہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں۔" [39 : 9]

" اور بے شک اس نے تم سے بہت سی خلقت کو بہکا دیا، تو کیا تمھیں ،عقل نہ تھی۔"

[36 : 62]

" تو کیا وہ غور نہیں کرتے۔" [6 : 50]

پر زور طریقے سے اٹکل / قیاس آرائیوں کو مسترد کرتا ہے، اور شواہد کی جانچ پڑتال کو فروغ دیتا ہے۔

" ائے ایمان والوں! اگر کوئی فاسق تمھارئے پاس کوئی خبر لائے، تو تحقیق کر لو، کہ کہیں کسی قوم کو بے جانے ایذا نہ دئے بیٹھو،پھر اپنے کیے پر پچھتاتے رہ جاؤ۔"

[49 : 6]

" اور بولے، "وہ تو نہیں مگر یہ ہی ہماری دنیا کی زندگی؛ مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہمیں ہلاک نہیں کرتا مگر زمانہ!" اور انھیں اس کا علم نہیں؛ وہ تو نرئے گمان دوڑاتے ہیں۔" [24 : 45]

" اور ائے سننے والے زمین میں، اکثر وہ ہیں کہ تو ان کے کہے پر چلےتو تجھے اللہ کی راہ سے بھٹکا دیں۔ وہ صرف گمان کے پیچھے ہیں؛اور نری اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔"

[6 :116]

----- اور بےشک گمان \ اٹکل یقین کی جگہ کچھ کام نہیں دیتا۔ [53 : 28]

----- تم فرماؤ: لاؤ اپنی دلیل اگر سچے ہو۔ [2 : 111]

" تو کیا اللہ کے سوا اور خدا بنا رکھیں ہیں؟ تم فرماؤ : " اپنی دلیل لاؤ۔ یہ قرآن میرئے ساتھ والوں کا ذکر ہے اور مجھ سے اگلوں کا تذکرہ۔" بلکہ، ان میں اکثر حق کو نہیں جانتے، تو وہ روگرداں ہیں۔ [21 : 24]

علم، تعلیم، اور سیکھنے کے عمل کا احترام کرتا ہے

" اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں؛ بےشک کان، اور آنکھ اوردل، اور ان سب سے، سوال ہونا ہے۔" [36: 17]

اور عرض کرو : ائے میرئے رب مجھے علم زیادہ دئے۔ [114 : 20]

" تو کیا غور نہیں کرتے قرآن میں؟" [4 : 82]

" اور مسلمانوں سے یہ تو نہیں ہو سکتا کہ سب کے سب نکلیں۔ تو کیوں نہ ہو کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے، کہ دین کی سمجھ حاصل کریں، اور واپس آکر اپنی قوم کو ڈر سنائیں، اس امید پر کہ وہ بچیں۔ [9 : 122]

" اور آدمیوں ،اور جانوروں،اورچوپایوں، کے رنگ یونہی طرح طرح کے ہیں۔ اللہ سے اس کے بندوں میں وہ ہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ بےشک اللہ بخشنے والا، عزت والا ہے۔" [35 : 28]

ہاں جو ان میں علم میں پکے، اور ایمان والے ہیں، وہ ایمان لاتے ہیں اس پر جو ائے محبوب تمھاری طرف اترا اور جو تم سے پہلے اترا---- [4 : 162]

" اور اس لیے کہ جان لیں وہ جن کو علم ملا ہے کہ وہ تمھارئے رب کے پاس سے حق ہے، تو اس پر ایمان لائیں، جھک جائیں اسکے لیے ان کے دل۔ اور بےشک،اللہ ایمان والوں کو سیدھی راہ چلانے والا ہے۔" [22 : 54]

بلکہ وہ روشن آیتیں ہیں، ان کے سینوں میں جنکو علم دیا گیا---- [29 : 49]

----- " اللہ والے ہو جاؤ اس سبب سے کہ تم کتاب سکھاتے ہو، اور اس سے کہ تم درس کرتے ہو۔" [3 : 79]

اسلام اور قرآن کےابتدائی دور میں، اس تاریخ میں بہت اچھے طریقے سے لکھا گیا تھا کہ مسلمان سائنس / ریاضی / زراعت / فلکیات / طب کے رہنماء تھے، پس یہاں تاریخ سے ایک ثابت شدہ مثال موجود ہے کہ اسلام اور سائنس ایک نتیجہ خیز انداز میں ایک دوسرئے کے ساتھ کام کرنے کے قابل تھے۔ یہ صرف حالیہ بات ہے ایسا کیا جا سکتا ہے یہ تبدیل کر دیا گیا ہے۔